© rasailojaraid.com

’’بابر سے لے کر اورنگ زیب تک ہی وہ نمایاں کردار تھے جنہوں نے نہ صرف ہندوستان کی تاریخ پر بلکہ آنے والی نسلوں کے مستقبل پر گہرے اثرات نقش کیے اور اسے تاریک بنایا۔ بعدازاں آنے والے تو ناکارہ ہیجڑے (eunuch) ہی ثابت ہوئے۔ جنہوں سات سمندر پار آنے والی ایک حقیر قوم کے قدموں میں سر رکھ کر طوق غلامی قبول کیا۔‘‘

یہ پس منظر دراصل ’’آزادی کی تحریک‘‘ کی تمہید ہے۔ اس میں ہندوؤں کی سیاست سے وابستگی اور مسلمانوں کی عدم وابستگی اور غیر سیاسی فیصلوں کا ذکر ملتا ہے۔ اس باب کے آخر میں کیپٹن نذیر لکھتے ہیں:

’’یہ سرسید ہی کی رہنمائی کا نتیجہ ہے کہ ہم آج بھی سیاسی بلوغت کو نہیں پہنچ پائے۔ پھر کیوں نہ ہم اپنے عظیم رہنما کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اگر اپنی تقدیر انگریز کو دوبارہ سونپ کر چین کی نیند سو جائیں۔ انگریز تو خیر سے چلا ہی گیا تو کیا ہوا۔ ہم نے امریکہ کی غلامی تو قبول کر ہی لی ہے۔‘‘

ایک باب ’’پاکستان‘‘ کے عنوان سے ہے یہ بھی قابلِ توجہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب بہت محنت اور جذبات کی روشنائی سے لکھی گئی ہے۔ مگر حالات اب جو رخ اختیار کر چکے ہیں۔ انہیں پریشان حال عوام حیرت سے ہی دیکھ سکتے ہیں۔ وہ احتجاج کرتے ہیں تو ان پر انگریز سے زیادہ مظالم ان کے اپنے ہم وطن حکمران کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کیپٹن نذیر کی آواز بہت دور تک جائے اور ان کی یہ کتاب پیش خیمہ ثابت ہو۔

● **کردار کی دیمک** مصنف: کیپٹن نذیر الدین خان

ضخامت: ۹۲ صفحات قیمت: ۱۲۰ روپے ناشر: نئے افق پبلی کیشنز کراچی

اس کتابچے کو پہلی کتاب (پہلا پتھر) کا حصہ ہی تصور کیا جائے کیونکہ کچھ فرق کے ساتھ موضوعات ایک سے ہیں۔ کتابچے میں کہیں لکھا تو نہیں لیکن میں نے اسے ناولٹ کے طور پر ہی پڑھا۔ شدت جذبات کا احساس یہاں بھی موجود ہے۔ صفحہ دو پر کیپٹن نذیر لکھتے ہیں: ’’میرا پیغام نفرت ہے جہاں تک پہنچے۔ اولاد اس باپ سے نفرت کرے۔ ماں باپ اس اولاد سے نفرت کریں، بھائی بہن اس بھائی سے نفرت کریں ہر رشتہ اور ہر تعلق اس سے نفرت کرے۔ جس کے کردار میں لگی دیمک نے اس خوب صورت ملک کی جڑوں کو چاٹ چاٹ کر کھوکھلا کر دیا اور ملّت کے ماتھے پر بدنما داغ بن گئی۔

’’نفرت، نفرت، نفرت، ہر سو نفرت کی آگ پھیل جائے کہ نفرت ہی اس دیمک کو کچلنے کا واحد ذریعہ ہے۔‘‘

پوری کتاب اس نظریے کا پھیلاؤ ہے لیکن معاشرے میں اس ’’دیمک‘‘ کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ اسے طاقت اور خوراک فراہم کی جارہی ہے۔ تاکہ وہ اس ملک کو پورے طور پر مٹی کا ڈھیر بنا دے۔ اس نفرت کو جس نے ’’دیمک‘‘ کے خلاف جنگ کرنی ہے۔ اسے سپاہی کون فراہم کرے گا۔ وقت ایک سا نہیں رہتا، تبدیلی بہر حال آئے گی اور ضرور آئے گی۔ لیکن ابھی تو ہم ’’دیمک‘‘ کے رحم و کرم پر ہیں کہ ہمیں وہ کتنا کھائے اور کتنا چھوڑ دے۔

© rasailojaraid.com